لہو اور قالین

از میرزا ادیب

ابتدائی حالات:

میرزا ادیب کا اصل نام دلاور علی اور قلمی نام میرزا ادیب ہے۔ ۱۹۳۱ میں اسلامیہ ہائی سکول بھاٹی گیٹ سے میٹرک کرنے کے بعد انہوں نے ۱۹۳۵ میں اسلامی اسکول لاہور سے بی اے آنرز کیا۔

میرزا ادیب کی ادبی زندگی کا آغاز ۱۹۳۶ سے ہوا۔ اس زمانے میں اسلامی اسکول لاہور میں بہت سی علمی و ادبی شخصیات موجود تھیں جنہوں نے میرزا کے ادبی ذوق کو پروان چڑھانے میں معاونت کی۔ میرزا نے ابتدا میں شعر و شاعری کی طرف توجہ دیں مگر جلد ہی اسے ترک کر کے افسانہ اور ڈرامہ نگاری کی طرف آ گئے۔

انہوں نے ۱۹۳۵ میں رسالہ ادب لطیف کی ادراس سنبھالی اور طویل عرصے تک اس سے وابستہ رہے۔ پھر ریڈیو پاکستان میں ملازم ہو گئے۔

اسلوب نگارش:

میرزا ادیب یا کہانی اور اور ریڈیائی ڈرامہ نگاری میں اہم مقام رکھتے ہیں۔ تقسیم ہند کے اردو ادب میں یک بابی ڈرامے کو جو فروغ ملا اس میں میرزا ادیب نے اہم کردار ادا کیا وہ معاشرے کے نفسن اس لئے ان کے ڈراموں کے موضوعات کام اور روزمرہ زندگی سے متعلق ہے۔ اپنے معاشرے کی انسانی خواہشات اور توقعات کو میرزا ادیب نے خاص اہمیت دی ہے۔

مکالمہ نگاری:

میرزا ادیب نے کردار نگاری کے سلسلے میں بھی گہرے مشاہدے، انمول بصیرت اور فنکارانہ گروپ سے کام لیا ۔انہوں نے زندگی کے ان کرداروں کا درجہ دیا ہے ۔ان کے مکالمے نہایت برجستہ، مختصر اور بے محل ہوتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ ان کے ڈراموں میں قاری یانا کی دلچسپی شروع سے آخر تک قائم رہتی ہے جو کسی کامیاب ڈرامہ نگار کی سب سے بڑی خصوصیت ہے۔

تصانیف:

میرزا ادیب کے ڈراموں کے اہم مجموعوں کے نام یہ ہیں "آنسو اور ستارے"، "لہو اور قالین"، "ستون "، "خاک نشین "، "پس پردہ "اور شیشے کی دیوار ان کے علاوہ "صحرا نورد کے رومان" اور" مٹی کا دیا "(آپ بیتی) ان کی زندہ رہنے والی کتابیں ہیں۔

مُشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
آویزاں	لٹکا ہوا	تحکم	حکم کرنا
تخلیقات	فن پارے	زمین بوس	سجدہ کرنا، گرنا